انبیاء علیہم السلام کے کتب خانے

☆مولانا ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی

انبیاء علیہم السلام نے علم و ادب کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا بیشتر انبیاء پر کتب وصحائف نازل ہوئیں انہوں نے اپنی زندگی درس وتدریس میں گزاری اسی حوالہ سے یہاں کچھ خدمات پیش کی جارہی ہیں

حضرت ابراھیمؑ کا کتب خانہ: خلیل اللہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ السلام (۲۱۶۰-۱۹۸۵ءق م) (۱) انبیاء اولوالعزم میں آپ کا شمار ہے۔ کعبۃ اللہ آپ نے تعمیر کیا تھا۔ آپ پر نازل کردہ صحیفوں کا ذکر سورۃ النجم کی آیت ۳۷ اور ۳۶ اور سورۃ الاعلیٰ آیت ۱۸ و ۱۹ میں کیا گیا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کے صحیفوں کے تذکرہ سے یہود ونصاریٰ کی مقدس کتابیں بھی خالی ہیں۔ ''صحف ابراہیم'' کی نشاندہی صرف قرآن نے کی ہے (۲) جس سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن نے کتب وکتب خانوں کے آثار سے دوسری کتب مقدسہ کی بہ نسبت زیادہ اعتناء کیا ہے تا کہ لوگ برباد شدہ کتب وصحف کی قدر ومنزلت اور منفعت ومصلحت کو سمجھیں (۳) حضرت ابراہیمؑ کے کتب خانے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دور میں کتب خانے موجود تھے

حضرت موسیٰؑ کے کتب خانے: حضرت موسیٰ علیہ السلام (۱۵۲۰-۱۴۰۰ ق م) (۴) کا شمار بھی ابنیاء اولوالعزم میں ہوتا ہے بنی اسرائیل کے مشہور جلیل القدر صاحب شریعت وصاحب کتاب نبی تھے ان پر تورات اور صحیفے اتارے گئے تھے۔ قرآن میں تورات کا بیس (۲۰) مقامات پر (۵) اور صحف کا دو مقام پر تذکرہ کیا گیا ہے (۶) تورات الواح کی صورت

☆فاضل درس نظامی ایم اے پی ایچ ڈی لائبریری سائنس۔

میں اتاری گئی تھی۔ارشاد باری تعالیٰ ہے: اکتبنا لہ فی الالواح من کل شیءٍ موعظۃ وتفصیلا لکل شیء فخذھا بقوۃ وامر قومک یا خذ و ابا حسنھا (الاعراف۔۱۴۵) اور ہم نے ان کو تختیوں پر ہر چیز لکھ دی تھی نصیحت و تفصیل ہر چیز سے متعلق، انہیں قوت سے پکڑ واور اپنی قوم کو حکم دو کہ اس کے اچھے اچھے احکام کو لازم کر لیں۔

اس آیت شریفہ کے اسلوب بیان سے یہ حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ قرآن نے تحریری سرمایہ کتاب کو نبی نوع انسان کیلئے نعمت وفضل قرار دیا اس لئے اس کا ذکر بطور امتنان کیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ کتب وکتب خانہ نبی نوع انسان کیلئے فضیلت وشرف کا موجب ہے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآن نے الواح کو کتاب اور ''صحف'' کے الفاظ سے موسوم کیا ہے

تورات کے متعلق اکثر ائمہ لغت کا یہی قول ہے کہ یہ عجمی نام ہے لیکن جو ائمہ لغت اس کو عربی کہتے ہیں وہ ''وری الزند'' (چقماق سے آگ روشن ہوگی) سے مشتق مانتے ہیں تورات میں وہ روشنی ونور تھا جس کے ذریعہ انسان ضلالت سے نکل کر ہدایت پر آجاتا تھا جس طرح انسان اندھیرے سے اجالے میں نکل آتا ہے اس لئے یہ کتاب تورات کے نام سے موسوم ہوئی اس کی تائید آیت شریفہ:''ولقد اتینا موسی وھارون ضیاء وذکراً للمتقین ''(الانبیاء۔۴۸)''اور ہم نے دی تھی موسیٰ وہارون کو فیصلہ کرنے والی روشنی اور نصیحت ڈرنے والوں کو''(۷)

اس سے یہ حقیقت بھی عیاں ہوجاتی ہے کہ کتاب دراصل وہی ہے جو جس فن میں مرتب کی گئی ہو اس میں رہنمائی ہو، روشنی کا کام دے اور جو ان اوصاف سے آراستہ نہ ہو کتاب کہلانے کی بھی مستحق نہیں ہے۔

دو یتیموں کا کتب خانہ :حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں بھی مفسرین نے کتب خانہ کی نشاندہی کی ہے۔حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کے واقعہ میں قرآن کہتا ہے''اما الجدار فکان لغلامین یتیمین فی المدینۃ و کان تحتہ کنز لھما و کان ابوھما صالحا ''(الکہف۔۸۲)''لیکن وہ جو دیوار تھی سو دو یتیم لڑکوں کی تھی اس شہر میں اس کے نیچے خزانہ گڑا تھا ان کا، اور ان کا باپ تھا نیک۔''

اس آیت شریفہ میں کنز کی تفسیر حضرت ابن عباسؓ، سعید بن جبیر اور مجاہد سے خزانہ علم اور کتب خانہ منقول ہے(۸) نیز یہ بھی ممکن ہے کہ مال اور علم دونوں خزانہ دیوار کے نیچے مدفون ہو(۹) یہ وہ علمی شہ پارے تھے جو نیکوکار باپ نے ننھی منی اولاد کیلئے مرنے سے پہلے دیوار کے پیچھے دفن کر دئے تھے تاکہ بچے بڑے ہوکر اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔

حضرت داؤد علیہ السلام کا کتب خانہ :حضرت داؤد علیہ السلام (۱۰۳۴۔۹۶۴ ق م)(۱۰) بنی اسرائیل کے مشہور جلیل القدر نبی و رسول اور بادشاہ تھے۔ انبیاء میں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام کو قرآن نے خلیفہ کہا ہے، ان کی تلاوت اور خوش الحانی ضرب المثل تھی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ملک وسلطنت اور علم وحکمت سب ہی عطا کی (البقرۃ۔۱۵۰) اور اس نے ان پر زبور نازل کی تھی جن کا قرآن میں تین مقامات پر ذکر آیا ہے(۱۱)

زبور زبر سے ماخوذ ہے جس کے معنی لکھنا ہے زبور فعول کے وزن پر مکتوب اور نوشتہ کے معنی میں ہے۔ امام راغب اصفہانی نے تشریح کی ہے کہ ہر وہ کتاب جس کی کتابت گاڑھی ہو اس کو زبور کہا جاتا ہے۔ حضرت داؤد کی کتاب صرف عقلی حکمتوں پر مشتمل تھی (۲۱) موجودہ زبور بھی ایک سو پچاس حصوں پر مشتمل ہے

حضرت عیسیٰؑ کے کتب خانے : حضرت عیسیٰ علیہ السلام (۱۔۳۳ھ) بنی اسرائیل کے آخری پیغمبر تھے۔ ان پر انجیل اتاری گئی تھی۔ فرمایا گیا۔ ”**نزل علیک الکتب بالحق مصدقا لما بین یدیہ و انزل التوراۃ والانجیل من قبل ھدی للناس وانزل الفرقان** (آل عمران۔۳) اس (اللہ) نے یہ کتاب (قرآن) آپ پر نازل کی حق کے ساتھ، ان کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس سے پہلے آچکی ہیں اور اس نے اتارا تھا تورات اور انجیل کو اس سے پیشتر لوگوں کی ہدایت کے واسطے اور اس نے فرقان اتارا“۔

کتب سماوی عموماً ”مذہب الٰہیات، ادعیہ، اخلاق، رسوم ورواج، قانون، آداب معاشرت، ادب، تاریخ وسیر، قصص، نجوم وفلکیات، صنعتیں، ورحرفتیں غرض سب ہی علوم کم وبیش اعتناء کرتی ہیں گو بحث کی نوعیت مختلف ہوتی ہے، صحف سماوی نے بنی نوع انسان کی زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی

کی، ذہنوں کو جلا بخشی، میدان فکر و نظر میں اسے نئے نئے اسلوب بیان سکھائے، ہر موضوع پر جولانی فکر کی نئی نئی بنیادیں فراہم کیں، اچھوتے موضوعات کی طرف اس کی توجہ مبذول کرائی، فکر ونظر کو داد تحقیق کیلئے نت نئے میدان فراہم کئے جن کی بنیاد پر سینکڑوں موضوعات نے جنم لیا اور ہر موضوع پر ہزاروں کتابیں لکھی گئیں، انہی وجوہ سے کتابوں کے ثقافتی انقلاب میں ان کا غیر معمولی حصہ رہا ہے، انہوں نے کتابی ثقافت کی دنیا میں ایسا دیرپا اور ٹھوس انقلاب برپا کیا اور ایک مستحکم بنیادیں مہیا کی ہیں جن کے نقوش رہتی دنیا تک قائم رہیں گے۔"

بنی نوع انسان کے ہر نوع کے ادبی سرمایہ کو ان کے زیر سایہ پروان چڑھنے اور چڑھانے کیلئے ایسے راستے کھولے ہیں جو ہمیشہ وار ہیں گے اس کا یہ نتیجہ ہے کہ کتابوں میں اضافہ کا ترقی پذیر سلسلہ ہر دور میں بڑھتا رہا اور کتب خانوں کے ذخائر کی تعداد اب لاکھوں میں محدود نہیں رہی بلکہ کروڑوں سے بھی آگے نکل رہی ہے۔

آسمانی کتابوں نے کتابی ثقافت کی دنیا میں جو انقلاب برپا کیا ہے اس امر کا اندازہ مشہور لائبریرین اور وقت کے نامور محقق رابرٹ بی ڈاؤنس (Robert B.Downs) کے اس طرز عمل سے کیا جا سکتا ہے جو اس نے اپنی مشہور کتاب "Books that Changed the World" میں انجیل مقدس کیلئے اختیار کیا ہے اس نے اس سلسلہ کی کتابوں میں سب سے پہلے انجیل مقدس کا تذکرہ کیا ہے اور آغاز بحث سے پہلے ہی اس کی نسبت یہ معنی خیز فقرہ "The Book of the Books" (یہ کتابوں کی کتاب) لکھا ہے جو ذہن انسانی پر اس مقدس کتاب کی عظمت، شہرت واہمیت اور انقلابی اثرات کی نہایت واضح دلیل ہے پھر وہ لکھتا ہے۔" یہ بارہ علوم (۱) تاریخ (۲) قومی وروایتی قصے (۳) سوانح (۴) علم الانساب (۵) اخلاق (۶) قانون (۷) کہاوت میں پنہاں دانائی (۸) نصائح (۹) پیش گوئی (۱۰) اغنائی شاعری (۱۱) حمد کے گیت اور (۱۲) علم الٰہیات پر مشتمل ہے"

اس کے بعد ڈاؤنس (Downs) مزید تنبیہ کرتا اور لکھتا ہے!

It is not Simply a book but a collention of books

یہ سادہ کتاب نہیں ہے بلکہ کتابوں کا مجموعہ ہے

موصوف کے مذکورہ بالا زور دار جملے ہمارے مذکورہ بالا دعوے ''کتب سماوی، کتب خانہ ساز کتب ہیں'' کا نہایت بین ثبوت اور تشریح ہے۔

آیت شریفہ: ''ام حسبت ان اصحاب الکھف والرقیم کانوا من ایتنا عجبا'' (الکہف۔۹) کیا تم سمجھتے ہو کہ غار اور کتبے والے ہماری بڑی نشانیوں میں سے تھے، اس میں رقیم، رقم سے ماخوذ ہے اور ''کتاب مرقوم'' لکھی ہوئی کتاب کو کہتے ہیں اس سے ارقم بنا ہے جس کے معنی دھاری دار چادر کے ہیں۔ چتکبرے سانپ کو ارقم اور رقمۃ الوادی پانی کے بہنے کی جگہ کو کہتے ہیں کہ وہ بھی خط کی صورت میں اپنی راہ بنا لیتی ہے (۱۴) الرقیم تانبے یا پیتل کی تختی پر اصحاب کہف کے نام، نسب و مذہب کے متعلق معلومات حاصل کر کے خزانہ شاہی میں محفوظ کر دیا گیا تھا۔ مفسر ابن عطیہ المتوفی ۵۴۲ھ کا بیان ہے کہ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جس خطہ میں اصحاف کہف آ کر ٹھہرے تھے اس خطہ میں آباد قوم تاریخی واقعات کو قید تحریر میں لاتی تھی جو اس مملکت کی علمی اور ثقافتی عظمت کی نشاندہی کرتی ہے اور یہ نہایت مفید کارنامہ تھا (۱۵) یہ واقعہ ایشیاء کوچک کے مغربی ساحل افیسس (Ephesus) میں ۲۴۹۔۲۵۱ء کے مابین پیش آیا تھا۔ (۱۶) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کے نزول سے پہلے شاہی محل میں تحریری ذخیرہ رکھا جاتا تھا اور کتب خانہ قائم کیا جاتا تھا

معلم کتاب و حکمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کتب خانہ

آخری نبی محمدؐ کے قلب اطہر پر آخری کتاب ''قرآن'' تئیس سال کی طویل مدت میں جستہ جستہ نازل کی گئی جسے آپؐ نے کاتبان وحی سے کھجور کی ٹہنیوں (۱۷) چوڑی صاف شانہ کی ہڈیوں (۱۸) کپڑے اور چمڑے کے ٹکڑوں، پتلے سفید پتھروں (۱۹) بکری اور اونٹ کی پسلیوں (۲۰) پر صحت کے ساتھ قلم بند کرا کر رکھا (۱۲) اس لئے محمد عجاج الخطیب نے یہ لکھا ہے:

''اسلام کے اندر یں کتب خانوں میں سب سے پہلا کتب خانہ رسول کا گھر تھا، اس میں کاتبان وحی جو کچھ وحی قرآنی نقل کرتے، یہیں جمع کر کے رکھتے تھے'' (۲۲) پھر ابوبکر صدیق ؓ نے اپنے دور خلافت میں اسے قرطاس پر نقل کرا کر محفوظ کرایا (۲۳) اور حضرت عثمانؓ نے عہد عثمانی میں اس کی نقلیں کرا کر اسلامی قلمرو کی مرکزی شہروں کی جامع مسجدوں میں قراء کے ہمراہ عوام کے استفادہ کیلئے رکھوائی تھیں (۲۴)

''الکتاب''یعنی قرآن علم اوروحی کی وہ اساسی کتاب ہے جس کی وجہ سے علوم وفنون کے سرچشمے پھوٹے، عربی زبان کوترقی ہوئی، کتابوں کی ترویج واشاعت کے ترقی پذیر سلسلہ کو بقاء حاصل ہوا، درسگاہوں اور کتب خانوں کے قفل کھلے، عوام وخواص کی ان سے دلچسپی بڑھی، انہیں علم کی قدر وقیمت کا اندازہ ہوا، کتب خانوں کی توسیع وترقی کیلئے لوگ دامے قدمے کوشاں ہوئے، مسلمانوں کا کوئی گھر، الکتاب اور حدیث رسول سے خالی نہ رہا، ہر مسجد بجائے خود ایک مدرسہ وکتب خانہ بن گئی، ہر مسلمان اپنے علم میں متعلم اور کتاب دار اور دوسرے کے حق میں کتاب داں اور کتاب رساں بن گیا۔ انہی وجوہ سے کتب خانہ ساز کتب وصحف سماوی کی تاریخ میں الکتاب کو یہ امتیاز خاص حاصل ہے کہ اس سے پیدا شدہ علوم وفنون کی کتابت، قرأت، حفاظت اور توسیع واشاعت سب سے زیادہ ہوئی اور کتب خانوں کی تاسیس وتشکیل توسیع وترقی میں عہد عباسی علمی دنیا میں اپنی نظیر آپ بن گیا۔

حواشی و حوالہ جات

۱۔عبدالماجد دریابادی،تفسیر ماجدی،(کراچی،تاج کمپنی لمیٹڈ،ب،ت)ص ۴۸،حاشیہ ۴۴۳......
محمد جمیل احمد،انبیائے قرآن،(لاہور،غلام علی اینڈ سنز،ب،ت)ج/۱،ص/۱۶۴۔۱۶۷

۲۔ابوالاعلیٰ،مودودی،تفہیم القرآن،طبع پنجم(لاہور،ترجمان القرآن،۱۹۱۴ء)ج/۵،ص/۲۱۴

۳۔الجاحظ"کتاب الحیوان"ج/۱،ص/۹۸۔۹۷

۴۔عبدالماجد دریابادی،ص/۲۲،حاشیہ،۱۷۰.........محمد جمیل احمد،ج/۲،ص/۹۶۔۹۷

۵۔محمد فواد عبدالباقی ص/۱۵۸

۶۔ایضاً،ص/۴۰۳

۷۔ شیخ زادہ، حاشیہ شیخ زادہ علی تفسیر القاضی البیضاوی(آستانہ) المطبعۃ العثمانیۃ، ۱۲۸۲ھ،ج۔ص/۶۰۱

۸۔الطبری، جامع البیان،ج/۱۶،ص/۵.........ابن کثیر،ج/۳ص/۹۸۔۹۷.................. السیوطی،ج/۴، ص/۲۳۲...... الراغب، ص ۴۴۲(مادہ کنز)........... الخطیب تقید العلم، ص/۴۴۲......القرطبی ج/۱۱،ص/۳۸

۹۔ابن الجوزی،زاد المسیر فی علم التفسیر(بیروت،المکتب الاسلامی للطباء والنشر) ۱۳۸۵ھ ج/۵ ص/۱۸۲

۱۰۔عبدالماجد دریابادی،ص/۱۰۱حاشیہ نمبر ۹۵۸......محمد جمیل احمد،ج/۳/۳۸

۱۱۔فواد،ص/۳۲۹

۱۲۔الراغب ص/۲۱۱

۱۳۔ Rober B. Books That changed the world 2nd edition Chicago American Library Assocation 1978, p,27

۱۴۔القرطبی،ج/۱۰،ص/۳۵۷

۱۵۔ایضاً
۱۶۔ابوالاعلی المودودی، ج/۳،ص/۱۲
۱۷۔ابن حجر، ج۔۱۰،ص/۳۸۸......العینی، ج/۲۰،ص/۱۔
۱۸۔ابوعبید قاسم بن سلام الہروی، غریب الحدیث (حیدرآباد دکن، مطبعۃ دائرہ المعارف العثمانیہ، ۱۳۸۷ھ) ج/۴،ص/۱۵۶
۱۹۔ابن حجر، ج/۱۰،ص/۳۸۸......الفتنی، مجمع بحار الانوار فی غریب التنزیل ولطائف الاخبار (لکھنو نولکشور، ۱۲۸۳ھ) ج/۳،ص/۲۵۰۔۲۵۱، مصطفیٰ صادق، تاریخ آداب العرب، ط:۴ (بیروت، دارالکتاب العربی، ۱۳۵۴ھ۔)
۲۰۔الرافعی، ج/۲،ص/۱۷
۲۱۔البخاری، ج/۱،ص/۳۹۷ وج/۲،ص/۵۰۴......ابوعبید الہروی، ج/۴،ص/۱۰۴......علی بن ابی بکر الہیثمی، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، تحریر الحافظین العراقی وابن حجر (القاہرہ، مکتبہ القدسی، ۱۳۵۲ھ) ج/۱،ص/۱۵۲
۲۲۔عجاج ج/۲۶
۲۳۔البخاری ج/۲،ص/۴۵۔۴۸۷......العینی، ج/۱۰،ص/۱۶......عبیداللہ بن ابی داؤد السجستانی، کتاب المصاحف (مصر المطبعۃ الرحمانیہ، ۱۹۲۶ء) ص/۵۔۱۱......ابن حجر، فتح الباری، ج/۱۰،ص/۳۸۸۔۲۹۰......السیوطی، الاتقان، ج/۱،ص/۱۷۷۔۱۸۸
۲۴۔البخاری، ج/۲،ص/۴۶۷......ابن ابی داؤدم، ص/۱۸۔۲۵......الذہبی، تاریخ الاسلام طبقات المشاہیر والاعلام (القاہرہ، مکتب القدسی، ۱۳۶۸ھ) ج/۲،ص/۱۴۴۔۱۴۵......العینی ج/۲۰ص/۱۷۔۱۸......عبدالعظیم الزرقانی، مناہل العرفان فی علوم القرآن، ط:۳ (القاہرہ، عیسیٰ البابی الحلبی، ۱۳۷۲ھ) ج/۱،ص/۳۹۶۔۳۹۷۔

قرآن نمبر کی اشاعت کا پروگرام

اگست ۲۰۰۸ء میں قرآن نمبر کی اشاعت کا پروگرام ہے اصول تحقیق کی روشنی میں ارسال کردہ مضامین شامل اشاعت ہوسکتے ہیں